

مسلك اہل حدیث:

غیر مقلدین کا کہنا ہے کہ جمعہ کے دن دوسری اذان کے لیے کوئی جگہ متعین نہیں ہے، اور اس اذان کو منبر کے نزدیک کہلوانا خلاف سنت بلکہ بدعت ہے، اور خطبہ جمعہ کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ عربی کے علاوہ دوسری زبان میں بھی دیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ غیر مقلدین کے ترجمان الاعتصام کے مفتی صاحب لکھتے ہیں:

”یہ اذان وقت خطبہ دروازہ مسجد یا امام کے سامنے کسی بلند جگہ پر کہلوانی چاہیے، جیسے اور اذان بلند آواز سے کہی جاتی ہیں ویسے یہ اذان بھی کہلانا چاہیے، منبر کے نزدیک اس اذان کو کہلانا خلاف سنت ہے بلکہ بدعت ہے۔“ (فتاویٰ علماء حدیث ۱۷۹/۲)

☆..... غیر مقلدین کے مجتہد العصر حافظ عبداللہ روپڑی صاحب لکھتے ہیں:

”اذان سے مقصود اعلان ہے خواہ پہلی ہو یا خطبہ کی، پس جو جگہ اعلان کے لیے زیادہ مناسب ہے وہاں ہونی چاہیے اگر امام کے سامنے موزوں جگہ ہو تو ساتھ دی جائے ورنہ کوئی اور جگہ موزوں دیکھ لی جائے خواہ مسجد کے اندر ہو یا باہر خواہ دائیں طرف ہو یا بائیں طرف۔“ (فتاویٰ الہدیٰ ۵۱۲)

☆..... حافظ صاحب خطبہ جمعہ کی بابت لکھتے ہیں:

”خلاصہ یہ کہ خطبہ عام وعظوں کی طرح ایک وعظ ہے خواہ جمعہ کا ہو یا عیدین کا ہو خطیب کو اس میں کلام وغیرہ جائز ہے، زبان کی پابندی اس میں ضروری نہیں کیونکہ

خطبہ کی غرض کے خلاف بلکہ خطبہ کے لفظ کے خلاف ہے کیونکہ خطبہ خطاب ہے جو

سامعین کی زبان میں ہوتا ہے۔ الخ“ (فتاویٰ امجدیہ، ۴۲۲)

☆..... جماعت غرباء امجدیہ کے مفتی عبدالغفار صاحب سے سوال ہوا کہ

”زید کہتا ہے کہ خطبہ جمعہ اپنی مادری زبان میں کہنا جائز ہے مگر کہتا ہے کہ جائز نہیں،

کون حق پر ہے؟“

موصوف نے جواب دیا کہ

”زید حق پر ہے کیونکہ خطبہ کی غرض اور مقصد جو ہے اس پر نظر ڈالنی چاہیے خطبہ

بیان کرنے کا جو مقصد ہے وہ یہ ہے کہ لوگ راہ راست پر آجائیں اور سن کر شریعت

محمدی کے حامل ہو جائیں، بخلاف اس کے جب ان کی سمجھ میں کچھ نہ آئے گا اور

امام کھڑا ہو عربی میں خطبہ پڑھ رہا ہو اور سامعین پتھر کے بتوں کی طرح بیٹھے ہوں

اور کچھ ان کے پلے نہ پڑے تو کیا خاک عمل کریں گے سامعین کو غیر زبان میں وعظ

وتذکیر کرنے سے کچھ فائدہ نہیں۔“ (فتاویٰ ستاریہ، ۴۰۳)

جائزہ:

اوپر ذکر کردہ احادیث و آثار سے درج ذیل امور ثابت ہو رہے ہیں:

☆..... جب امام خطبہ جمعہ کے لیے آئے تو پہلے منبر پر بیٹھے، یہی سرکارِ دو عالم ﷺ کا عمل ہے۔

☆..... جب امام منبر پر بیٹھ جائے تو مؤذن منبر کے پاس امام کے سامنے اذان دے، یہی حضرت

بلالؓ کا عمل ہے، اسی پر اجماع ہے، اور اسی پر چودہ صدیوں سے توارث و تعامل جاری ہے۔ چنانچہ

حضرت ابو بکر بن منذرؒ لکھتے ہیں:

”اور جس پر علماء امصار کا عمل ہے وہ وہی ہے کہ ائمہ مساجد کیا کرتے ہیں یعنی جب

امام ابتداء منبر پر چڑھتا ہے تو بیٹھ جاتا ہے اور امام کے بیٹھے بیٹھے مؤذن اذان

دیتا ہے، پھر جب مؤذن اذان سے فارغ ہوتا ہے تو امام کھڑے ہو کر (پہلا)

خطبہ دیتا ہے پھر بیٹھ جاتا ہے اور اس حالت میں نہ کسی کو مخاطب کرتا ہے نہ کلام کرتا ہے پھر کھڑے ہو کر دوسرا خطبہ دیتا ہے، پھر دوسرے خطبے سے فارغ ہو کر منبر سے اتر آتا ہے۔“ (الاوسط، ۵۹/۴)

☆..... شیخ حسن بن عمار بن علی شرنبلالی لکھتے ہیں:

”اور (مسنون ہے) منبر پر بیٹھنا خطبہ شروع کرنے سے پہلے، اور (مسنون ہے) اذان دینا امام کے سامنے، اسی پر (امت کا) توارث جاری ہے مثل اقامت کے جو کہ خطبہ کے بعد ہوتی ہے۔“ (نور الابصار مع حاشیہ المطاوی ص ۴۲)

☆..... امام کو چاہیے کہ وہ منبر پر کھڑے ہو کر دو خطبے دے، پہلا خطبہ پڑھ کر تھوڑی دیر بیٹھے پھر کھڑے ہو کر دوسرا خطبہ دے، حضور ﷺ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

☆..... خطبہ جمعہ نماز جمعہ سے مختصر ہونا چاہیے، حضور اکرم ﷺ کا یہی حکم ہے۔

☆..... جمعہ کے دونوں خطبے عربی زبان میں ہونے چاہئیں، عربی کے علاوہ کسی اور زبان میں خطبہ پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، اس کی چند وجوہات ہیں:-

پہلی وجہ..... یہ ہے کہ خطبہ کی اصل حقیقت ذکر اللہ ہے، قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے خطبہ کو ذکر اللہ ہی سے تعبیر فرمایا ہے، ارشاد ہے:

”جب اذان ہو نماز کی جمعہ کے دن تو دوڑو واللہ کی یاد کو۔“ (القرآن ۹:۶۲)

اس آیت میں اکثر مفسرین نے ”ذکر اللہ“ سے خطبہ جمعہ مراد لیا ہے۔ ایسے ہی سرکارِ دو عالم ﷺ نے بھی خطبہ جمعہ کو ذکر اللہ سے تعبیر فرمایا ہے ملاحظہ ہو (بخاری، ۱۲/۱، مسلم، ۲۸۲/۱)

خطبہ جمعہ ان چیزوں کو شامل ہوتا ہے: حمد سے شروع کرنا، اللہ تعالیٰ کی ثناء کرنا، کلمہ شہادتین کا پڑھنا، سرورِ عالم ﷺ پر درود بھیجنا، وعظ و نصیحت کرنا، قرآن پاک کی کوئی آیت پڑھنا، دونوں خطبوں کے درمیان تھوڑی دیر بیٹھنا، دوسرے خطبے میں دوبارہ الحمد، ثناء اور درود پڑھنا، تمام مسلمان مرد و عورتوں کے لیے دعا مانگنا، اور دونوں خطبوں کو مختصر کرنا۔ ان چیزوں سے معلوم ہوتا ہے کہ خطبے کا

اصلی مقصد ذکر اللہ ہے، وعظ و تبلیغ اس کے مقاصد اصلیہ میں داخل نہیں اس لیے کہ ان چیزوں کا وعظ و تبلیغ سے کوئی تعلق معلوم نہیں ہوتا۔ اسی طرح فقہاء کرام کا کہنا بھی یہی ہے کہ خطبہ کی حقیقت ذکر اللہ ہے، چنانچہ شمس الائمۃ محمد بن احمد السرخسیؒ تحریر فرماتے ہیں:

”ہماری دلیل یہ ہے کہ خطبہ ذکر ہے۔“ (مبسوط، ۲/۲۲۲)

مذکورہ تمام امور سے جب خطبہ کا ذکر اللہ ہونا ثابت ہو گیا تو جس طرح تعوذ، تسمیہ، تحمید، ثناء، التحیات وغیرہ ذکر اللہ ہیں اور بالاتفاق ان کے لیے عربی زبان استعمال ہوتی ہے ایسے ہی خطبہ جمعہ کے لیے عربی زبان ہونا ضروری ہوگا، غیر عربی زبان میں خطبہ درست نہ ہوگا۔

دوسری وجہ..... خطبہ، نماز جمعہ کی دو رکعتوں کے قائم مقام ہے، جمعہ کی چار رکعتیں تھیں دو رکعتیں خطبہ کی وجہ سے کم کی گئیں جیسا کہ مذکورہ آثار سے ظاہر ہے، دوسری بات یہ ہے کہ جو افعال و حرکات بحالت نماز ممنوع ہیں ان میں سے اکثر خطبہ میں بھی حرام ہیں جیسے کھانا، پینا، بولنا یہاں تک کہ سلام کا جواب دینا اور ذکر و تسبیح بھی جائز نہیں، اور بہت سے احکام جو نماز کے ہیں وہ خطبہ کے بھی ہیں۔ ان تمام باتوں سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ خطبہ اپنی خصوصیات کے لحاظ سے نماز کی طرح ہے، جب ایسا ہے تو نماز کی طرح خطبہ کو بھی عربی زبان میں دینا ضروری ہوگا۔

تیسری وجہ..... خطبہ جمعہ بالا جماع شرط صلوٰۃ ہے اس لیے جو زبان صلوٰۃ (نماز جمعہ) کی ہے وہی زبان شرط یعنی خطبہ کی بھی ہونی چاہیے۔

چوتھی وجہ..... نبی کریم سرور عالم ﷺ نے حکم دیا ہے کہ خطبہ مختصر اور نماز کو لمبا کرو، اس لحاظ سے اگر گھنٹے آدھ کی تقریر کو خطبہ قرار دیا جائے تو سرکارِ دو عالم ﷺ کے اس فرمان کی مخالفت لازم آئے گی۔ پانچویں وجہ..... سرکارِ دو عالم ﷺ، خلفاء راشدین، صحابہ و تابعین اور تبع تابعین نے ہمیشہ خطبہ میں عربی زبان پر مواظبت فرمائی ہیں، باوجود اس بات کے ان کے خطبوں میں عرب کے علاوہ عجم کے لوگ بھی کچھ کلمات سے شریک ہوتے تھے لیکن عجمی زبان جاننے کے باوجود سارے عربی زبان میں خطبہ دیا کرتے تھے۔

ساری امت کے تعامل، توارث اور مواظبت سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ قرون سابقہ کی طرح آج بھی خطبہ جمعہ عربی زبان میں ہونا چاہیے، چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے بھی اس کی تصریح فرمائی ہیں کہ خطبہ کا خاص عربی زبان میں ہونا اس لیے بھی ضروری ہے کہ تمام مسلمانوں کا مشرق و مغرب میں ہمیشہ اسی پر عمل رہا ہے باوجودیکہ بہت سے ممالک میں ان کے مخاطب عجمی لوگ ہوتے تھے۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو ”مسوی مصفی شرح مؤطا امام مالک (۱۵۴/۱)“

یہی وجہ ہے کہ امام نوویؒ شافعی اور امام رافعیؒ شافعی خطبہ جمعہ کے عربی میں ہونے کی شرط لگاتے ہیں۔ چنانچہ امام نوویؒ لکھتے ہیں:

”اور یہ شرط لگائی جاتی ہے کہ خطبہ عربی میں ہو۔“ (کتاب الاذکار ص ۱۰۴)

☆..... علامہ زبیدیؒ تحریر فرماتے ہیں:

”امام رافعیؒ فرماتے ہیں کہ ”اور کیا سارے خطبہ کا عربی میں ہونا شرط ہے؟“ اس میں دو جہیں ہیں، صحیح یہ ہے کہ عربی میں ہونا شرط ہے پس اگر کوئی ایسا آدمی حاضرین میں نہ ہو جو عربی پڑھ سکے تو عربی کے سوا دوسری زبان میں خطبہ پڑھے، اور ان پر واجب ہوگا کہ عربی سیکھیں ورنہ سب گنہگار ہوں گے اور ان کا جمعہ بھی نہیں ہوگا۔“ (اتحاف السادة المتقين، ۳/۳۶۸)

احناف میں سے حضرت قاضی ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ بھی خطبہ کے عربی زبان میں ہونے کی شرط عائد کرتے ہیں تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو ”رد المحتار (۱۴۷/۲)“۔

مولانا عبدالحی لکھنویؒ نے فرمایا کہ خطبہ کا عربی میں ہونا شرط نہیں لہذا اگر عجمی زبان میں خطبہ دیا تو نماز کے حق میں جائز تو ہوگا کہ نماز کے ادا کرنے کے لیے جو شرط ہے وہ پوری ہو جائے گی اور نماز ہو جائے گی، لیکن مطلقاً مباح نہیں ہوگا۔ آپ نے یہ بھی تصریح فرمائی ہے کہ عربی زبان کے علاوہ کسی اور زبان میں خطبہ دینا چونکہ اس سنت کے خلاف ہے جو سرکارِ دو عالم ﷺ اور صحابہ کرام کے عہد سے متواتر اور مسلسل چلی آرہی ہے اس لیے یہ مکروہ تحریمی ہوگا، تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو

”عمدة الرعاية حاشية شرح وقایہ (۲۰۰/۱)۔“

لیکن ان تمام امور کے برعکس غیر مقلدین کا کہنا ہے کہ جمعہ کے دن دوسری اذان کی کوئی جگہ متعین نہیں ہے البتہ منبر کے نزدیک یہ اذان کہلوانا خلاف سنت بلکہ بدعت ہے، اور جمعہ کے دن خطبہ عربی کے علاوہ دوسری زبان میں بھی دیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ غیر مقلدین کا یہ دستور ہے کہ ان کا خطیب جمعہ کے وقت منبر پر آ کر بیٹھتا ہے، پھر اذان ہوتی ہے تو وہ اٹھ کر اردو میں تقریر شروع کر دیتا ہے، آدھ پون گھنٹے تقریر کر کے بیٹھ جاتا ہے اور پھر کھڑے ہو کر عربی کا ایک ہی خطبہ پڑھ کر نیچے آ جاتا ہے اور نماز پڑھاتا ہے، ظاہر ہے غیر مقلدین کا یہ طرز عمل مذکورہ احادیث و آثار، اجماع اور تعامل و توارث امت کے خلاف ہے۔

## ﴿اذان جمعہ منبر کے قریب اور خطبہ عربی زبان میں دینا ضروری ہے﴾

﴿حدیث اور الامجدیث، صفحہ نمبر ۷۹۰..... تا..... ۸۰۶، طبع عشرین﴾

(۱)..... حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرماتے تو حضرت بلالؓ اذان دیتے، پھر جب آپ منبر سے نیچے تشریف لاتے تو اقامت کہتے، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے دور خلافت میں بھی اسی طرح ہوتا تھا۔  
(نسائی، ۱۵۷/۱۔ مسند احمد، ۳/۳۲۱)

(۲)..... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام دو خطبے دیتے تھے جب آپ منبر پر چڑھتے تو بیٹھ جاتے یہاں تک کہ مؤذن اذان سے فارغ ہوتا، پھر آپ کھڑے ہوتے اور (پہلا) خطبہ ارشاد فرماتے اور کوئی کلام نہ کرتے، پھر کھڑے ہو کر (دوسرا) خطبہ ارشاد

www.besturdubooks.wordpress.com

۲۸۰

فرماتے۔ (ابوداؤد، ۱/۱۵۶)

(۳)..... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے، پھر بیٹھ جاتے، پھر کھڑے ہوتے جیسا کہ تم اب کرتے ہو۔ (بخاری، ۱۲۵/۱۔ مسلم، ۲۸۳/۱)  
(۴)..... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ دو خطبے دیتے تھے اور دونوں کے درمیان بیٹھتے تھے۔ (بخاری، ۱/۱۶۷)

(۵)..... حضرت جابر بن سمرہؓ فرماتے تھے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دو خطبے ہوتے تھے دونوں کے درمیان بیٹھتے تھے، ان میں قرآن مجید پڑھتے اور لوگوں کو نصیحت فرماتے۔ (مسلم، ۲۸۳/۱)  
(۶)..... حضرت ابوہریرہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمارؓ نے ہمیں خطبہ دیا تو بہت مختصر اور انتہائی بلیغ خطبہ دیا، جب وہ منبر سے اترے تو ہم نے کہا اے ابوالیقظان آپ نے نہایت بلیغ اور مختصر خطبہ دیا اگر آپ اسے ذرا طویل کرتے تو اچھا ہوتا، حضرت عمارؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ آدمی کا نماز کو لمبا کرنا اور خطبہ کو مختصر کرنا اس کے سمجھدار ہونے کی نشانی ہے سو تم نماز کو لمبا کرو اور خطبہ کو مختصر، اور بعض بیان جادو ہوتے ہیں۔ (ایضاً صفحہ ۲۸۶)

(۷)..... حضرت ابن شہاب زہریؒ فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ابتداء منبر پر تشریف فرماتے، پھر جب مؤذن اذان دے کر خاموش ہو جاتا تو کھڑے ہو کر دوسرا خطبہ ارشاد فرماتے یہاں تک کہ جب خطبہ پورا فرما لیتے تو استغفر اللہ کہتے اور نیچے تشریف لا کر نماز

ارشاد فرماتے یہاں تک کہ جب خطبہ پورا فرمالیتے تو استغفر اللہ کہتے اور نیچے تشریف لا کر نماز پڑھاتے۔ حضرت ابن شہابؒ فرماتے ہیں کہ جب آپؐ کھڑے ہوتے تھے تو لائٹھی پکڑ کر اس پر ٹیک لگاتے تھے اس حال میں کہ آپؐ منبر پر کھڑے ہوتے، پھر حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کرتے تھے۔ (مرا سیل ابوداؤد مع سنن ابی داؤد ص ۷۷)

(۸)..... حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ (جمعہ کا) خطبہ دو رکعتوں کی جگہ رکھا گیا ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ۲/۱۶۸۔ مصنف عبد الرزاق، ۳/۲۳۷)

(۹)..... حضرت سعید بن جبیرؓ فرماتے ہیں کہ جمعہ کی چار رکعتیں تھیں دو خطبے کی وجہ سے کم کی گئیں۔

www.besturdubooks.wordpress.com

### مسلك احناف:

احناف کے نزدیک جمعہ کے دن خطبہ کے وقت اذان منبر کے پاس خطیب کے سامنے دینا مسنون ہے، اور جمعہ کے دونوں خطبے عربی زبان میں دینا ضروری ہے، عربی کے علاوہ کسی اور زبان میں خطبہ دینا مکروہ تحریمی ہے۔ (ہدایہ، ۱۸۱/۱۔ مکتبہ رحمانیہ لاہور)